رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ رتاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۲۹۶

EXPRESS 15 AUG 29 9 30 A.M. QADIAN

بدر

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ | قادیان مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۸ صفر ۱۳۴۸ھ | نمبر ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمال ٹون کمیٹی قادیان کے مذبح کا انہدام

جس کو بموجودگی سب انسپکٹر پولیس بٹالہ سکھوں کے جتھوں نے حملہ کرکے بیس منٹ میں مسمار کردیا

پولیس کی شناخت سے ۴۴ ہندو اور سکھوں کی گرفتاری

قادیان میں سمال ٹون کمیٹی کو قائم ہوئے دوسرا سال جارہا ہے پہلے سال میں کمیٹی مذکور کے پاس سکھوں اور مسلمانوں کی طرف سے جھٹکے اور ذبح گائے کی اجازت کے لئے درخواستیں گذریں۔ جن کو کمیٹی نے صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس بھیجدیا۔ صاحب ممدوح نے ذمہ وار افسروں کے ذریعہ تحقیقات کرکے سکھوں کو جھٹکے کی اجازت دیکر عین بازار میں دکان کھولنے کی منظوری دیدی۔ قادیان کی احمدی پبلک نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ البتہ غیر احمدیوں نے بہت کچھ شور مچایا۔ جو مسموع نہ ہوا۔ آخر جھٹکہ ہونا شروع ہوگیا۔ جو عین احمدیوں کے مکانات اور دکانوں کے پاس ہونے لگا۔ اور جھٹکہ کی دکان بھی احمدی دوکانداران کے پاس ہی کھولی گئی۔ لیکن احمدیوں نے اس کے خلاف کوئی درخواست یا کوئی عذر معذرت یا شور وغل نہیں کیا کیونکہ یہ سکھوں کا ایک جائز حق تھا۔ جس میں دخل دینا اور اس کی مخالفت کرنا اخلاقاً و مذہباً جائز نہ تھا غرض جھٹکہ ہوتا رہا۔ اور سکھ صاحبان بے کھٹکے اس کو کھاتے رہے۔

مسلمانوں کی درخواست

مگر ذبیحہ گائے کی اجازت کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ضروری اور مناسب سمجھا کہ قادیان کی ہندو سکھ آبادی کے خیالات معلوم کرکے اس کے عذرات سنے۔ جس کے لئے کئی بار صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر ذمہ وار افسران کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیقات کے لئے قادیان آنا پڑا۔ اور سب کو عذرات پیش کرنے کا کافی موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ ہر ایک نے فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر اپنے عذرات اور احساسات و تکالیف کا دل کھول کر اظہار کیا جس پر ابتدائی توجہ اور غور کے بعد صاحب ممدوح نے ذبیحہ گاؤ کو مسلمانوں کا جائز حق اور مسلم آبادی قادیان کی حقیقی ضرورت جان کر اس کی اجازت دیدی۔ اور یہ معاملہ ایک لمبے عرصہ تک صاحبڈپٹی کمشنر بہادر کے زیر غور رہا۔ اور کامل اطمینان اور تحقیقات کے بعد صاحب ممدوح نے اس کی اجازت دی۔ اب دوسرا مرحلہ مذبح کی جگہ کا تھا۔ جس کو سمال ٹون کمیٹی قادیان نے تجویز کر کے منظوری حاصل کرنی تھی۔ چنانچہ سمال ٹون کمیٹی کے ممبران نے تین چار جگہ اس کے لئے تجویز کر کے صاحبڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس نقشہ بھیج دیا۔ صاحب موصوف نے مختلف افسران کو موقعہ دیکھنے کے لئے بھیجا۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً قادیان آکر موقعہ کا ملاحظہ کیا۔ مخالف فریق کے اس کے متعلق بھی عذرات سنے۔ اور اپنی رپورٹ صاحبڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس بھیج دی۔ پھر آخری دفعہ صاحبڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک مجسٹریٹ کو ملاحظہ موقعہ کے لئے بھیجا۔ جس نے وہ سب موقعے جو سمال ٹون کمیٹی کے تجویز تھے دیکھے۔ اس موقعہ پر بھی قادیان کے ہندو اور سکھوں نے قریب قریب کے دیہاتی سکھوں کو جمع کر لیا۔ جنہوں نے اسٹیشن قادیان پر افسر ملاحظہ کنندہ موقعہ کے سامنے اپنے عذرات پیش کئے۔ اور ہر جگہ کے متعلق قادیان کے قریب ہو یا بعید ناخوشی کا اظہار کیا۔ جس پر افسر مذکور نے ان کو کہا۔ کہ میں نے بھینی کی پرلی طرف کا موقع مذبح کے لئے پسند کیا ہے۔ کیونکہ اس طرف مسلمانوں کے گاؤں ہیں۔ ہر دو بھینی کھارہ۔ تر کھانا نوالی۔ منگل وغیرہ یہ سب مسلمانوں کے دیہات ہیں۔ اور ادھر سے گائے وغیرہ ذبح کر کے قادیان لانے کا راستہ بھی ایسا ہے۔ جس میں کوئی ہندو گاؤں راستہ میں نہیں پڑتا نہ قادیان کے ہندوؤں کی اس طرف آبادی ہے۔ اگر یہ جگہ اچھی نہیں۔ تو اس سے بہتر جو جگہ تم تجویز کرو۔ وہ مجھے بتاؤ۔ میں اس کو دیکھکر مقابلہ کروں۔ کہ وہ جگہ اس سے بہت اچھی اور زیادہ بے ضرر ہے یا یہ۔ جو دونوں میں سے زیادہ اچھی اور ہندوؤں کے جذبات کو صدمہ رساں نہ ہو اس کو معین کر دیا جائیگا لیکن وہ دیہاتی اور قادیانی ہندو سکھ اس سے بہتر کوئی جگہ نہیں بتا سکے۔ حالانکہ اس وقت سب کے لیڈر اور نمائندے ڈاکٹر گوربخش سنگھ اور دولت رام ممبران سمال ٹون کمیٹی بھی معہ اپنے اندرونی اور بیرونی ساتھیوں کے موجود تھے۔ آخر کار وہ جگہ صاحبڈپٹی کمشنر بہادر نے اس بنا پر منظور کی۔ کہ وہ ہندو آبادی سے بالکل علیحدہ اور قادیان سے قریباً دو ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس طرح ہندوؤں کے جذبات کا ڈپٹی کمشنر نے ضرورت سے زیادہ لحاظ اور احساس کیا اور مسلمانوں کی اس تکلیف کا جو ان کو قادیان سے اتنے فاصلہ پر جانے اور آنے سے ہوتی خیال نہیں رکھا۔ جس کے متعلق کسی قسم کی شکایت اگر ہونی چاہیئے تھی۔ تو مسلمانوں کو نہ کہ ہندوؤں کو۔ جن کا اس سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ لیکن مسلمانوں نے صاحب ممدوح کے اس حکم کے خلاف کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بہرحال چھ ماہ بعد ذبیحہ کی اجازت اور مذبح کی منظوری باضابطہ ہو چکی تو اب مذبح کا بنانا سمال ٹون کمیٹی کا کام تھا۔

مذبح کی تیاری اور اس کا افتتاح

سمال ٹون کمیٹی نے گذشتہ ماہ جولائی کے آخری ایام میں مذبح کی تعمیر شروع کرائی۔ اور چار پانچ یوم میں اس کی تکمیل ہوگئی۔ مذبح تیار ہونے کے بعد پریسیڈنٹ نے افسران کو اطلاع دی اور احتیاطاً پولیس کو بھی لکھ دیا۔ کہ مذبح مکمل ہوگیا ہے۔ اور وہاں اب ذبیحہ ہوگا۔ چونکہ ہندوؤں کی طرف سے فساد کی افواہ ہے۔ اس لئے بطور حفظ ماتقدم اگر ذبیحہ کے وقت کوئی ذمہ دار افسر آجائے تو زیادہ مفید ہوگا۔ چنانچہ ۳ راگست کو نائب تحصیلدار اور سب انسپکٹر ڈیرہ نانک بٹالہ معہ چند سپاہیوں کے قادیان آگئے۔ اور انہوں نے قادیان کے ہندو سکھوں کو بلا کر پوچھا۔ کہ ان کو اب تو کوئی فساد کا خیال نہیں۔ اور کوئی جائز شکایت نہیں۔ سب نے اطمینان دلایا۔ کہ ہمارا کسی خلاف قانون کارروائی یا نقص امن کا ارادہ نہیں۔ ہم آئندہ قانون کے رُو سے جو چارہ جوئی کرنی ہے کریں گے۔ اس گفتگو کے بعد مذبح میں ذبیحہ گاؤ کی اجازت ہو گئی۔ اور تین چار روز تک برابر وہاں ذبیحہ ہوتا رہا۔ لیکن اندرونی طور پر معلوم ہوا۔ کہ قادیان کے ناعاقبت اندیش اور امن شکن ہندو اور سکھوں نے باہر دیہات میں جا کر اور دیہات کے ہندو دوکاندار اور ساہوکاروں کو اپنے ساتھ ملا کر تمام ہندو سکھوں کو اشتعال دلانا شروع کیا۔ چونکہ دیہاتی لوگ ان ہندو ساہوکاروں کے مقروض اور دست نگر تھے۔ ان کو ہر ایک طریق سے دباؤ ڈال کر کسی کو مذہبی اشتعال دلا کر قانون شکنی پر آمادہ کر لیا۔ اور تمام قریب کے دیہات میں جہاں سکھوں کی آبادی تھی ڈھول بجوا بجوا کر ان کو اکٹھا کر کے ۷ راگست کا دن اس کام کے لئے مقرر کیا۔ کہ ۷ راگست کو سب لوگ جا کر مذبح پر حملہ کر کے اس کو مسمار کر دیں۔ اور اس کا معاوضہ بھی بطور حق الخدمت کچھ ان لوگوں کو ان ساہوکاروں نے دینے کا وعدہ کیا۔ اور نہ جانیوالے

(باقی آئندہ)

اس خفیہ کارروائی کی اطلاع

مبران سمال ٹون کمیٹی کو بھی ان خفیہ جلسوں اور مجمعوں کی عام اطلاعیں پہونچنے لگیں تو پریذیڈنٹ کمیٹی نے ہر ایک اطلاع جو وثوق سے ان کو معلوم ہوتی گئی۔ گارد پولیس متعینہ قادیان کے انچارج ہیڈ کنسٹیبل کو کر دی۔ اور اس نے غالباً اپنے اعلیٰ افسران تک پہنچا دی۔ ۶ راگست کو یہ سنسنی خیز خبر پہنچی۔ کہ کل ۷ راگست کو دس بجے دن کے بعد کسی وقت سکھوں کے جتھے مذبح پر حملہ آور ہو کر اس کو مسمار کر دینگے۔ یہ خبر نہایت تشویشناک تھی۔ جس کی تصدیق ہیڈ کنسٹیبل متعینہ گارد قادیان کو بھی ہوگئی۔ اس لئے اس نے سب انسپکٹر بٹالہ کو رات کو ہی بذریعہ تار یہ خبر کر دی۔ اور صبح تک سب انسپکٹر بٹالہ کے نہ آنے سے ہیڈ کنسٹیبل مذکور کو زیادہ فکر ہوئی۔ اس نے اپنے ماتحت سپاہیوں کے ذریعہ مذبح کی حفاظت کی۔ اور دس بجے دن کی گاڑی تک سب انسپکٹر بٹالہ کا انتظار کیا۔ اور اسٹیشن پر گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب انسپکٹر بٹالہ موقعہ پر

آخر دس بجے کی گاڑی سے سب انسپکٹر بٹالہ معہ چار سپاہیوں کے قادیان پہنچا۔ اور ریل سے اترتے ہی ہیڈ کنسٹیبل قادیان کو ساتھ لے کر سیدھا مذبح کی طرف چلا گیا۔ سنا ہے۔ کہ ہیڈ کنسٹیبل متعینہ قادیان نے اس کو یہ مشورہ دیا۔ کہ وہ پہلے قادیان میں جا کر وہاں سے کچھ جمعیت بطور امداد ساتھ لے کر مذبح کی طرف جائے مگر اس نے اس مشورہ کو نہ مانا۔ اور ناعاقبت اندیشی سے مذبح پر ہی جا پہنچا۔ یہ گیارہ بجے دن کا وقت تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چند سکھوں کا ایک گروہ وہاں دیکھا۔ جو کلہاڑیاں، اور چھویاں اور گنڈاسے اور عمارات گرانے کے گدالے وغیرہ لئے ہوئے تھے۔ وہ ان کے پاس جا کر ان کو سمجھانے لگا۔ اور دیر تک ان سے گفت وشنود کرتا رہا۔ ان کو مذبح کے مسمار کرنے سے منع کیا۔ مگر وہ طرح دے کر وہاں سے یہ کہکر پرلی طرف جا بیٹھے۔ کہ ہم یہاں مشورہ کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ دوسرے جتھوں کا انتظار کر رہے تھے۔ جو تھوڑی دیر بعد دائیں بائیں دیہات کی طرف سے آگئے (اس جگہ میں سب انسپکٹر کی ناتجربہ کاری اور کمزوری اور سوء تدبیری کا تذکرہ جو اس موقعہ پر اس سے سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں جو کسی دوسرے وقت بیان کروں گا۔) یہاں اب یہ بتاتا ہوں کہ سکھوں کے وہ سب جتھے باہم متفق ہو کر جن کی تعداد پانچ سو سے زیادہ نہ تھی۔ اور جو کلہاڑیوں اور چھویوں اور ڈانگوں وغیرہ سے مسلح تھے۔ ایک بجے کے بعد مذبح پر حملہ آور ہوئے۔ اور بیس منٹ میں انہوں نے تمام مذبح کی اینٹیں توڑ کر اس کو

سب انسپکٹر بٹالہ کی آنکھوں کے سامنے مسمار کر دیا

اور بڑی کامیابی کے ساتھ اچھلتے کودتے فتح کے گیت گاتے جدھر سے آئے تھے ادھر چلے گئے۔

انہدام کے بعد واقعات

سب انسپکٹر بٹالہ نے اتنا کام ضرور کیا۔ کہ بٹالہ سے روانگی کے قبل ایک تار صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دے دی تھی۔ اور قادیان پہنچکر مسماری مذبح سے چند منٹ پیشتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس مضمون کی تاریں لکھکر بھجوا دیں۔ کہ صورت حالات تشویشناک ہے۔ اور حملہ آوران جمع ہو رہے ہیں۔ یہ تاریں گورداسپور اس وقت پہنچیں جبکہ مذبح گرا کر ڈھیر کر دیا ہوا تھا۔ بہرحال سب انسپکٹر کا یہ کارنامہ قابل قدر ہے۔ کہ اس نے ایسے نازک وقت میں حکام کو تاریں دیں۔ جبکہ وہ کوئی انتظام نہ کر سکتے تھے۔ تاہم ان تاروں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چار بجے کے قریب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیوان سکھانند صاحب ای۔ اے۔ سی گورداسپور سے موٹر پر سوار ہو کر موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور ان کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی تشریف لے آئے۔ ان سب افسروں نے مذبح کا ملاحظہ کیا۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے سب انسپکٹر صاحب بٹالہ سے جن کے سامنے مذبح مسمار ہوا تھا تمام واقعات پوچھے۔ انہوں نے اپنا تمام کارنامہ نہایت خوش اسلوبی سے سنایا۔ اس کے بعد صاحب ممدوح نے اسٹیشن پر واپس آکر زبانی اور تحریری ہدایات دیوان صاحب اور آغا صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دیں۔ اور شام کے وقت موٹر پر سوار ہو کر بینجگرائیں کے بنگلہ پر جا ٹھیرے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا انتظام

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ

پولیس نے قادیان پہنچکر چوہدری محمود خانصاحب سب انسپکٹر کو جو کئی سال انچارج بٹالہ رہکر اپنی حسن لیاقت اور عمدہ کارگذاری اور مردم شناسی کیوجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اب چند ماہ سے تھانہ ڈیرہ بابا نانک میں تبدیل ہو کر چلے گئے تھے۔ بذریعہ تار بلایا جو شام کو ۷ بجے کے بعد قادیان پہنچ گئے۔ اور دوسرے سب انسپکٹر سردار کرپال سنگھ متعینہ تھانہ سری گوبند پور اور شیخ عبدالغنی صاحب سب انسپکٹر تھانہ کاہنووان کو بھی اس تفتیش کے لئے طلب فرمالیا۔ اور ایک ریزرو گارد بھی جن کی تعداد ۲۵ معہ ہیڈ کنسٹیبل تھی بسرکردگی چوہدری محمد حسین سب انسپکٹر ریزرو گارد منگالی۔ ہر دو افسران نو اسٹیشن ریلوے کے پلیٹ فارم پر ٹھیرے۔ اور ریزرو گارد کو شہر میں رات بھر حفاظت کرنے اور گشت لگانے کیواسطے مقرر کر دیا۔ کیونکہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کو یہ اطلاع پہنچی تھی۔ کہ سکھوں کا ارادہ قادیان پر بھی حملہ کرنے کا معلوم ہوتا ہے اس لئے آپ نے نہایت مستعدی سے قصبہ کو زیر حفاظت لے لیا۔ اور خدا کے فضل سے ان کا یہ انتظام اور دور اندیشی ہر طرح سے پُرامن ثابت ہوئی۔ جس کا شکریہ تمام احمدیہ پبلک قادیان کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس کی آمد

صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈلہوزی گئے ہوئے تھے اور سب انسپکٹر بٹالہ کی وہ تار جو ۷ اگست کو اس نے بٹالہ سے ان کو دی تھی۔ وہ شام کو ڈلہوزی ان کو ملی۔ جس کے پڑھتے ہی صاحب موصوف اسی وقت ڈلہوزی سے روانہ ہو کر سخت تکلیف سفر برداشت کر کے رات کے ۲ بجے کے قریب قادیان پہنچے اور آتے ہی اپنے ماتحت عملہ قادیان کو بلا کر صبح تک ضروری ہدایات دیتے رہے۔ اور صبح کے وقت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس بنگلہ بینجگرائیں پر جو قادیان سے قریب ٹھیرے ہوئے تھے تشریف لے گئے۔ غرض تمام رات اسی تکلیف سفر اور ہمدردی رعایا میں بیدار رہ کر اپنے فرض منصبی کو نہایت احسن طور پر ادا کیا۔

۸ اگست کی کارروائی

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے تمام ماتحتوں کو ہدایت کی۔ کہ وہ نہایت دیانتداری اور نیک نیتی سے اس مقدمہ کی تفتیش کریں۔ کسی بے گناہ کو گرفتار نہ کیا جاوے۔ ہمارا فرض اپنی تمام کوشش کو اصل ملزمان کی گرفتاری پر صرف کرنا ہے۔ چونکہ ملزمان کی شناخت کا سارا مدار پولیس کے اوپر ہے۔ جو کہ بوقعہ واردات پر موجود تھی۔ اور جنہوں نے ان سے گفت وشنود کی۔ اور آنکھ سے دیکھا۔ اس لئے نہایت ایمانداری سے صرف انہیں لوگوں کا نشان دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کو تم نے پورے یقین سے سماری مذبح کے وقت وہاں دیکھا تھا۔ ناحق لوگوں کو ملزم نہ بنانا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور کپتان صاحب پولیس کا بھی یہی منشا ہے۔ اور اس کی ہی مجھے ہدایت دی ہے۔ اور یہی میرا حکم ہے۔ کہ یہ مت کوشش کرو۔ کہ پانچ چھ سو کے مجمع کی جو گرانے والا تھا تعداد پوری کرنا چاہیئے۔ ہمارا ہرگز یہ منشاء نہیں۔ کہ بلاوجہ لوگوں کو ہاتھ لگا کر کوئی بڑی سے بڑی تعداد پوری کردو۔ جن شخصوں کو تم اپنے ایمان اور دیانت سے صحیح طور پر یقین کرتے ہو۔ کہ وہ اس میں شامل تھے۔ اور تم نے اپنی آنکھ سے ان کو وہاں مذبح گراتے دیکھا ہے۔ صرف ان کی شناخت کرو۔ اگر تم ایک کو بھی شناخت نہیں کر سکتے۔ تو یہ مت خیال کرنا کہ تم سے کسی قسم کا مواخذہ ہوگا۔ مواخذہ اسی صورت میں تم سے ہوگا۔ جبکہ تم کسی بے گناہ کو اپنی شناخت سے گرفتار کرادو گے اور یہ مواخذہ حکام بھی کرینگے۔ اور خدا کا اس سے بھی سخت مواخذہ ہوگا۔ اس قسم کے ہدایات دینے کے بعد قرب وجوار کے دیہات میں سے ذیلداروں اور نمبرداروں کے ذریعہ لوگوں کو پولیس نے جمع کرایا اور پانچ بجے شام تک قریباً چالیس آدمی شناخت کے میدان میں لا کھڑے کئے۔ جہاں پر دیوان سکھانند صاحب مجسٹریٹ درجہ اوّل نے اپنے سولجہ میں ان کی شناخت کرائی۔ اور ان میں سے صرف ۱۷ سکھ یقینی طور پر شناخت ہوئے۔ جن کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور باقیوں کو رخصت کر دیا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گرفتار شدگان کے لئے یہ معیار مقرر کیا۔ کہ جس شخص کو کم از کم تین آدمیوں نے شناخت کیا۔ ان کو گرفتار کر لیا۔ اور جن کو ایک دو آدمیوں نے شناخت کیا۔ ان کو چھوڑ دیا۔ شناخت کرنے والے دس پولیس کے آدمی اور چار زمیندار دیہات کے تھے۔ پولیس والوں میں سے ایک سب انسپکٹر بٹالہ اور دو ہیڈ کنسٹیبل اور سات کنسٹیبل تھے۔ جو کہ موقع پر موجود تھے۔ پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور گرفتار شدہ ملزمان کو ۹ راگست کو ضلع میں بھیجدیا

۹ راگست کی شناخت کا نتیجہ

دیوان صاحب

با اجازت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور واپس چلے گئے۔ اور ان کی جگہ تصدیق شناخت کے لئے پنڈت اقبال نرائن صاحب تحصیلدار گورداسپور تشریف لے آئے۔ جو ایک نہایت ہی سنجیدہ مزاج اور ہوشیار معاملہ فہم آفیسر ہیں۔ ۹ راگست کو ۶ بجے شام کے شناخت کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور آج قریباً ڈیڑھ سو آدمی دیہات سے طلب کرائے گئے تھے۔ جن میں سے بمشکل تمام صرف ۲۷ شخص پوری تحقیق سے شناخت ہوئے۔ جن کو گرفتار کر لیا۔ اور ۸ بجے رات کے آج کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس دوران میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس تمام کارروائی اور طریق شناخت وغیرہ کو معلوم کرنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ اور برابر کو مکمل رپورٹ روزانہ کارروائی کی منگاتے رہے۔ ۸ و ۹ راگست کے گرفتار شدہ ملزمان کی تعداد کل ۴۴ تک پہنچی۔ جن کو گورداسپور بھیجدیا گیا۔ ۱۰ راگست کو کوئی شناخت کی کارروائی نہیں ہوئی یہ دن گذشتہ کاغذات کی تکمیل اور دیگر اہم واقعات کی تفتیش و تحقیق و تدبیر میں گذرا۔ آج بھی سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس چار بجے کے قریب تشریف لائے۔ اور بہت دیر تک اس مقدمہ کی کارروائی دیکھنے اور مزید ہدایات دینے میں مشغول رہے۔ اور شام کو واپس قیام گاہ پر چلے گئے تمام کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اور تحصیلدار صاحب باجازت افسران بالا گورداسپور تشریف لے گئے۔ اور مرزا صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس گورداسپور سے تشریف لے آئے۔ اور پنڈت صاحب کی جگہ جناب ویو یدیا ل صاحب آنریری مجسٹریٹ ۱۰ بجے دن کی گاڑی میں ۱۱ راگست کو قادیان پہنچے

ہماری گذارش

پولیس کی جانب سے شناخت ملزمان کا طریق اس قدر محتاط رہا۔ جو ہمارے خیال میں اس سے بہتر اور قرین انصاف دوسرا کوئی طریق نہیں ہو سکتا یعنے شناخت کنندگان کو اتنے فاصلہ پر رکھا گیا کہ ایک گواہ کے فارغ ہونے پر دوسرے گواہ کے آنے کا مجسٹریٹ صاحب کو انتظار کرنا پڑتا تھا۔ حالانکہ تحصیلدار صاحب نے کہا بھی۔ کہ ان گواہان شناخت کو نزدیک رکھا جائے۔ لیکن پولیس افسروں نے ان کو دور ہی رکھا۔ اس جرم کے کرنے والے اس وقت تک قریب قریب کے دیہات کے سکھ۔ زرگر۔ کھتری۔ سینی گرفتار ہوئے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ان گرفتاریوں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو۔ جو اس جرم سماری مذبح میں شریک نہ ہوا ہو۔ لیکن اصل مجرم اور سخت سزا کے مستوجب وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ان جاہلوں کو آلۂ کار بنایا۔ ان لیڈران اور انگیخت کنندگان کا پتہ لگانا نہایت ہی آسان ہے۔ کیونکہ ان کا نام ونشان نمبرداران اور ذیلداران دیہات مذکورہ کو خوب معلوم ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ پولیس کے قابل اور جزو رس ونکتہ فہم افسران خصوصاً جناب مرزا صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس وچوہدری محمود خانصاحب وشیخ عبدالغنی صاحب سب انسپکٹر کا ہنود ان کو معلوم کئے بغیر نہ چھوڑینگے۔ اس مضمون کے لیڈنگ ممبر قادیان کے ہندو اور سکھ ہیں جو نہایت ہوشیاری سے اپنی برتیت کی تجویزیں اور تدبیریں ساتھ ساتھ کرتے رہے ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور کپتان صاحب پولیس ہم سے زیادہ اس معاملہ کو سمجھتے ہیں۔ اور غالباً نمبرداروں و ذیلداروں کو صاحبان ممدوح نے ۱۰ راگست کو اس کے متعلق ضروری فہمائش کر دی ہے۔ جس سے وہ اپنے فرائض کا احساس بخوبی کرلیں۔ انشاء اللہ آئندہ ہم بھی اس کے متعلق مفید باتیں حکام کے سامنے پیش کریں گے۔

۱۱ راگست کی کارروائی

۱۱ راگست تک قریباً پچاس ساٹھ کنسٹیبل پولیس اور سات آٹھ سب انسپکٹر اور چھ سات ہیڈ کنسٹیبل آچکے ہیں۔ اب پولیس تمام ان دیہات میں جہاں جہاں اس وقوعہ کے متعلق کمیٹیاں ہوئیں پھیل گئی ہے۔ جو لوگ روپوش ہیں۔ ان کو تلاش کر رہی ہے۔ نیز اس بات کی تفتیش میں لگی ہوئی ہے۔ کہ اصل محرک اور لیڈر اس فساد کے کون ہیں۔ ان کا پتہ لگایا جاوے۔ اور اس میں یقیناً ذیلدار اور نمبردار اور دیہات کے

(رضاء دارالاسلام پریس قادیان سے شائع کیا)